- سادھو: کچھ دان کرو بیٹا۔

سونو: یہ لو پانچ روپے۔

سادھو: (خوش ہوکر) مانگ بیٹا کیا مانگتا ہے۔

سونو: باباجی میرے پانچ روپے واپس دو۔

مرسلہ: فیض مصدق قاضی، بندے نواز نگر، دھولیہ

- عورت (دکاندار سے) سوتی ساڑی دینا۔

دکاندار: (نوکر سے) بنارسی ساڑی دینا۔

عورت: بھائی صاحب بنارسی نہیں۔ سوتی ساڑی چاہیے۔

دکاندار: میڈم سوتی ساڑی دوں گا، بنارسی تو میرے نوکر کا نام ہے۔

مرسلہ: قاضی مصدق عرش الدین، دھولیہ، مہاراشٹر

- جج: تمہارا جرم ثابت ہو چکا ہے۔ کل تمھیں پھانسی پر چڑھا دیا جائے گا۔

مجرم: وہ تو ٹھیک ہے، مگر اُتارا کب جائے گا مجھے دکان بھی کھولنی ہے۔

مرسلہ: فیروزہ مصدق قاضی، پرکاشا، شاہدہ

- پتنی پتی سے: اجی سنتے ہو۔

پتی: ارے کیا ہوا بیگم۔

پتنی: ۱۰۰۰ اور ۵۰۰ کے نوٹ بند ہو گئے۔

پتی: تو پھر میں کیا کروں۔

پتنی: تو پھر اب میں ۲۰۰۰ والی ساڑی پہنوں گی۔

مرسلہ: فیض مصدق قاضی، دھولیہ

- پہلا مسافر: ''کیا تم ایک پہلوان سے لڑ سکتے ہو؟''

دوسرا مسافر: ''ہرگز نہیں!''

پہلا مسافر: ''تو پھر اُٹھو اور یہ سیٹ مجھے دے دو۔''

- جج (ملزم سے): ''تمھیں چوری کرکے کیا ملتا ہے؟''

ملزم: ''آپ سے ملاقات کا موقع!''

مرسلہ: محمد پرویز عالم، جتن بیگھہ، اکوڑھی گولہ

- باپ (بیٹے سے): ''تم نے آئینہ کیوں توڑ دیا؟''

بیٹا: ''ابّا جان میں روتا ہوں تو یہ آئینہ میری نقل کرتا ہے۔''

- بیٹی (ماں سے): ''امّی! کوہ ہمالہ کہاں ہے؟''

ماں: ''مجھے کیا پتہ؟ ہزار بار کہا ہے کہ اپنی چیزیں سنبھال کر رکھا کرو۔''

- دو عربوں میں لڑائی ہو رہی تھی وہ ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ وہیں سے ایک شخص کا گزر ہوا جو عربی زبان نہیں جانتا تھا وہ بولا۔ ''شیخ صاحب! میرے لیے بھی دُعا کرنا!''

مرسلہ: علقمہ فاطمہ، عیدگاہ محلّہ، ڈیری آن سون

- سائنس کا اُستاد: یہ بتاؤ کہ سونے کو دھوپ میں رکھ دیا جائے تو کیا ہوگا۔

شاگرد: سیدھی سی بات ہے جناب چوری ہو جائے گا۔

مرسلہ: فیض مصدّق قاضی، دھولیہ

- ایک بچّہ گلی میں کھیل رہا تھا۔ سامنے والے مکان سے ایک کُتا نکلا اور آکر پاؤں کو چاٹنے لگا۔ بچّہ رونے لگا اور دوڑ کر ماں کے پاس گیا اور روتے ہوئے ساری بات کہی۔ یہ سن کر ماں نے پوچھا اس نے تمھیں کاٹا تو نہیں ہے تو پھر کیوں رو رہے ہو۔ بچّے نے کہا ابھی تو بس چاٹ کر گیا ہے، کل آکر کاٹ لے گا۔

مرسلہ: ثانیہ بیگم، شیخ سلیم، گجری بازار، بسمت نگر